سوال

(325) غصے کی حالت میں بیک وقت تینوں طلاقیں دینا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زید نے اپنی زوجہ ہندہ کے روبرو بحالتِ فرطِ غضب بیک جلسہ تین مرتبہ کہا کہ طلاق دیا، طلاق دیا، طلاق دیا اور زید کا یہ بیان ہے کہ میرا ارادہ زوجہ کو طلاق دینے کا تھا، مگر رجعی، یعنی غیر بائن، اور طلاق سنی کا طریقہ اس کو معلوم تھا اور اس کا خیال اور عقیدہ پہلے سے اور اس وقت بھی مستحکم تھا کہ طلاق بائن صرف طریقہ معینہ مسنونہ کے ساتھ ہوتا ہے اور طلاق بدعی بائن نہیں ہوتا ہے، بلکہ رجعت کا اختیار ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ حالاتِ مذکورہ بالا میں طلاق بائن ہوا یا نہیں؟ مطابق حکم خدا و رسول کے جواب عنایت ہو۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صورتِ مسؤلہ میں صرف ایک طلاق رجعی پڑی اور بعد کو جو زید نے دوبارہ لفظ ''طلاق دیا'' کہا، وہ لغو ہوگیا، لیکن بالقصد کہا تو گنہگار ہوا۔ قال اللہ تعالیٰ:

وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ أَوْ سَرِّحُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ وَلَا تُمْسِكُوهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوا وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ ... سورة البقرة ٢٣١

"اور جب تم عورتوں کو طلاق دو، پس وہ اپنی عدت کو پہنچ جائیں تو انھیں اچھے طریقے سے رکھ لو، یا انھیں اچھے طریقے سے چھوڑ دو اور انھیں تکلیف دینے کے لیے نہ روکے رکھو، تاکہ ان پر زیادتی کرو اور جو ایسا کرے، سو بلاشبہ اس نے اپنی جان پر ظلم کیا"

الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ ... سورة البقرة ٢٢٩

(یہ طلاق (رجعی) دو بار ہے پھر یا تو اچھے طریقے سے رکھ لینا یا نیکی کے ساتھ چھوڑ دینا ہے)

''حدثنا عبد اللہ حدثني أبي ثنا سعد بن إبراهيم ثنا أبي عن محمد بن إسحاق حدثني داود بن الحصين عن عكرمة مولى ابن عباس عن ابن عباس قال: طلق ركانة بن عبد يزيد أخو بني مطلب امرأته ثلاثا في مجلس واحد فحزن عليها حزنا شديدا۔ قال: فسأله رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ((كيف طلقتها؟)) قال: طلقتها ثلاثا۔ قال: فقال: ((في مجلس واحد؟)) قال: نعم۔ قال: ((فإنما تلك واحدة، فارجعها إن شئت)) قال: فرجعها'' الحديث (في المشكوة، ص: ٢٨٦)[1]

[مسند امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ میں ہے، ہمیں عبد اللہ نے بیان کیا، انھوں نے کہا کہ مجھے میرے باپ نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ ہمیں سعد بن ابراہیم نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ

مجھے میرے باپ نے بیان کیا، انھوں نے محمد بن اسحاق سے روایت کیا، انھوں نے کہا کہ مجھے داود بن حصین نے بیان کیا، وہ عکرمہ مولی ابن عباس سے روایت کرتے ہیں، وہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں، وہ بیان کرتے ہیں کہ بنو مطلب کے ایک فرد رکانہ بن عبد یزید نے اپنی بیوی کو ایک ہی مجلس میں تین طلاقیں دے دیں، پھر وہ اس پر سخت غمگین ہوئے۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا کہ ''تم نے اس (اپنی بیوی) کو کیسے طلاق دی؟'' رکانہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں نے اسے تین طلاقیں دے دیں۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ''کیا ایک ہی مجلس میں؟'' انھوں نے جواب دیا: جی ہاں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ صرف ایک طلاق ہی ہے، اگر تم چاہو تو اس سے رجوع کر لو۔'' راوی بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے رجوع کر لیا]

''عن محمود بن لبيد قال: أخبر رسول الله صلى الله عليه وسلم عن رجل طلق امرأته ثلاث تطليقات جميعا، فقام غضبان، ثم قال: ((أيلعب بكتاب الله، وأنا بين أظهركم؟)) حتى قام رجل فقال: يا رسول الله! ألا أقتله؟'' [2] (روه النسائی)

[رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک آدمی کے بارے میں بتایا گیا، جس نے اپنی بیوی کو اکٹھی تین طلاقیں دے دی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم غصے کی حالت میں اٹھ کھڑے ہوئے اور فرمایا: ''کیا میری موجودگی میں اللہ تعالیٰ کی کتاب سے کھیلا جاتا ہے؟'' حتی کہ ایک آدمی کھڑا ہو کر کہنے لگا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا میں اسے قتل نہ کر دوں؟]

---

[1] مسند أحمد (۲٦۵/۱)

[2] سنن النسائی، رقم الحدیث (۳۴۰۱)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الطلاق والخلع، صفحہ: 525

محدث فتویٰ